Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ وار اخبار

قادیان

ایڈیٹر:- ایس محمد یوسف

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے۔ تین روپے
" ششماہی " ایکروپیہ بارہ آنے
" سالانہ سرپرستوں سے دس روپے
" " امراء " دس روپے
" " والیان ریاست سے پچیس روپے
" " ممالک غیر سے۔ اشلنگ

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا۔ اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔ (۲) دُنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔ (۲) معترضین کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔ (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

جلد ۳۳ | اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۱۴

شری گرنتھ صاحب اور حضرت فرید رحمۃ اللہ علیہ

گرنتھ صاحب کی ترتیب شری گورو ارجن دیو صاحب کے عہد میں ہوئی ہے۔ گویا پانچویں گورو جی اس کے مرتب کرنے والے ہیں۔ اور وہی اس کے جامع بھی ہیں۔ ہم اس وقت یہ ذکر نہیں کریں گے۔ کہ کیونکر اور کن ضوابط کے ماتحت گرنتھ صاحب جمع ہوتا رہا۔ اور تنقید حقیقت کے واسطے کیا کچھ اصول اور قواعد موضوع تھے۔ ہم اس جگہ میں صرف یہ جتانا اور دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ منجملہ اس کلام کے جو شری گرنتھ صاحب میں اصل کلام گرنتھ جی مانا گیا ہے۔ حضرت فرید علیہ الرحمۃ کا کلام اور شبد بھی ہیں۔

حضرت فرید رحمۃ اللہ علیہ

یہ فرید بابا فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ تو بابا نانک جی علیہ الرحمۃ سے بہت پہلے گذر چکے تھے۔ یہ کوئی اور حضرت فرید ہیں جو عہد بابا صاحب میں موجود تھے۔ اور سکھوں کی مذہبی تاریخ اور کتابوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ بابا صاحب کے ساتھ یہ حضرت فرید دوستانہ یا مخلصانہ راہ و رسم رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ یہ ہم سفر بھی رہے تھے۔ جس سفر میں دونوں کے دودھ پینے کا واقعہ جنم ساکھی کلاں میں بیان کیا جاتا ہے۔ جس سے انکی رفاقت پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

اقوال فرید رحمۃ اللہ علیہ

شری گرنتھ صاحب میں ایک نہیں۔ چند ایک اقوال درج ہیں۔ اور یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ جس جس بزرگ کے اقوال اور شبد گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ وہ گرنتھ صاحب کے مسلمہ اقوال میں شمار ہوتے ہیں۔ اس اصول پر یہ کہنا ہی نہیں بلکہ مان لینا چاہیئے۔ کہ جو اقوال حضرت فرید کے نام سے شری گرنتھ صاحب میں زیب ترقم پا چکے ہیں۔ وہ عین گرنتھ صاحب کے اقوال ہیں۔ اور حضرت باباجی علیہ الرحمۃ کی ان پر مہر تصدیق اور قبولیت ثبت ہو چکی ہے۔ اور بایں وجہ وہ گویا خود حضرت باباجی کے ہی شبد و اقوال ہیں۔

چند اقوال

ہم چند اقوال ذیل میں درج کر کے ناظرین اور خصوصاً منصف مزاج اور محقق سکھ صاحبان کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ان اقوال پر غور کریں۔ اور پرکھیں۔ کہ گرنتھ صاحب میں ان کا داخلہ کیا کچھ مطلب رکھ سکتا ہے۔ اور اس وقت ہمیں ان الفاظ کے مفہوم کی وسعت کی بابت تنقیدی پہلو سے کیا کچھ فیصلہ کرنا اور قرار دینا چاہیئے۔ جن پر سکھ صاحبان کو نظر تدبر ڈالنی چاہیئے۔ وہ یہ ہیں:-

تین شلوک

فریدا بے نماز اکُتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کدی چل نہ آیوں پنجے وقت مسیت

اُٹھ فریدا وضو ساج صبح نماز گذار
جو سر سائیں ناں نویں سو سر کپ اُتار
جو سر سائیں ناں نویں سو سر کیجے کائیں
کُتی ہیٹھ جلائیے بالن سندی تھائیں

ہر سہ اقوال کا ترجمہ

اے بے نماز فرید یہ عادت اچھی نہیں۔ تم کبھی بھی پانچ وقت کی نماز میں مسجد میں نہیں آئے۔ اے فرید۔ اُٹھ اور وضو کر نے صبح کی نماز پڑھ۔ کیونکہ جو سر خدا کے حضور میں نہ جھکے وہ کاٹ دینا چاہیئے۔ جو سر خدا کے سامنے سجدے میں نہ گرے۔ وہ کس قابل ہو سکتا ہے۔ اسے تو ایندھن کی جگہ ہنڈیا کے نیچے جلا دینا چاہیئے۔

اس شبد کے پہلے فقرہ میں حضرت فرید علیہ الرحمۃ نے خود کو جو لفظ سگ سے مخاطب کیا ہے۔ یہ ان کی فروتنی اور انکسار عابدانہ پر دال ہے۔ ان ہر سہ شبدوں کا مطلب واضح تر ہے۔ یہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ:-

نماز پانچ وقتہ ایک ضروری عمل اور فرض ہے۔ اگر کوئی یہ ادا نہ کرے تو اس کی ہستی اور اس کا سر اس قابل نہیں۔ کہ اسے کوئی عظمت دی جائے۔ ہر انسان کو چاہیئے کہ پانچ وقت نماز گذارے۔ اور وہ بھی مسجد میں جا کر یعنی باجماعت گذارے۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ ناقابل خطاب ہے۔ اسکی زندگی ابتر اور اس کی روش مخدوش ہے۔

تنقیدی نوٹ

چونکہ ان اقوال کا سکھ مذہب میں انکار نہیں کیا جاتا۔ اس واسطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات مان لینی چاہیئے۔ کہ یہ اقوال گرنتھ صاحب کے یا عین گرنتھ ہیں۔ اور ان پر حضرت باباجی علیہ الرحمۃ کی مہر تصدیق لگ چکی ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ کہنا ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ خود حضرت باباجی بھی فرماتے ہیں۔ کہ پانچ وقت کی نماز ضروری اور لازمی ہے۔ اور جو لوگ اسکے عامل نہیں ہیں۔ ان کا ایمان ضعیف اور انکا عمل مخدوش ہے۔

اب تنقیح طلب یہ ہے کہ

۱۔ یا تو حضرت فرید علیہ الرحمۃ نے ان شبدوں میں خود کو ہی مخاطب کیا ہے۔ اور خود کو ہی تنبیہ کی ہے۔ جیسے کہ بعض اوقات لوگ اپنے اپنے حالات کے مطابق خود کو یوں مخاطب کیا کرتے ہیں۔ جسے ایک صوفیانہ رنگ کہا جائے گا۔

۲۔ یا مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے۔ کہ افسوس تم مسلمان ہوکر بھی نماز گزار نہیں ہو حالانکہ نماز ایک فریضہ ہے۔

۳۔ یا وہ خود ایک عام اعلان کے لئے یہ شبد کہے گئے ہیں۔ کہ جو دین اسلام میں طریقہ عبادت اور نماز فرض کی گئی ہے۔ وہ ایک ضروری مرحلہ ہے۔ اور یہی طریقہ ایک واجب طریقہ ہے۔

ان تینوں صورتوں سے اور کوئی صورت معلوم نہیں ہوسکتی۔ اگر پہلی خود مخاطبانہ صورت ہے۔ تو اس صورت میں بھی یہ استدلال لازمی ہوگا۔ کہ حضرت فرید رحمۃ اللہ علیہ باباجی کی صحبت میں رہ کر بھی پکے مسلمان اور نماز گزار تھے۔ اور ان کے دل میں نماز اور عبادت اسلام کی یہاں تک پابندی تھی۔ کہ بحالتِ عدم ادائیگی اسکے خود کو ایک جانور کے نام سے مخاطب کرتے ہیں۔

اگر دوسری صورت ہے تو کہا جائے گا۔ کہ حضرت فرید علیہ الرحمۃ کے ان اقوال کو ضرور تاً گرنتھ صاحب میں لیا گیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو تحریک اور تنبیہ ہو۔

تیسری صورت بھی دوسری صورت کے قریب قریب ہی ہے۔ ان تینوں میں سے کوئی سی صورت ہو۔ یہ کہنا ہی پڑے گا۔ کہ حضرت باباجی کی رفاقت میں فرید علیہ الرحمۃ اسلامی اعلانات سے غافل نہ تھے۔ اور حضرت باباجی کے دربار میں اس بات کی اجازت تھی جس سے یہ استدلال ثانی بھی کچھ بے جا نہ ہوگا۔ کہ حضرت باباجی کو خوبی اسلام کا اعتراف تھا۔

اور اگر ہم

خود حضرت باباجی علیہ الرحمۃ کے اپنے اقوال سے ان اقوال زیر بحث کو نسبت دیکر غور کریں۔ تو پھر تو معاملہ اور بھی صاف ہو جاتا ہے۔ اور کہنا ہی پڑتا ہے۔ کہ حضرت باباجی کو بھی دل سے اسلامی اصول اور اسلامی عبادات پر یقین تھا اور وہ فریدجی سے بدل متفق تھے۔ اور اسلامی نور ان کے دل و دماغ میں منور اور روشن تھا۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۰۰ پر فرماتے ہیں:۔

لام۔ لعنت بر سر تنہاں جو ترک نماز کرین
تھوڑا بہتا کھٹیا ہتھوں ہتھ گوین

پھر تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی کے صفحہ ۵۵ پر حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں:۔

جیم۔ جمع کرنا مدی پنج نماز گذار
باجھوں نام خدائیدے ہوسیں بہت خوار

ان ہر دو شبدوں یا ہر دو اقوال سے تو صاف ثابت ہے۔ کہ حضرت باباجی کے نزدیک عبادات اسلامی یعنی نماز کی خصوصیت سے قدر تھی۔ اور وہ اسے ہر بشر کے واسطے ضروری خیال کرتے ہیں۔ جب وہ دوسروں کو یہ تبلیغ کرتے ہیں۔ تو کیوں وہ خود اسکے عامل نہ ہوں گے؟ جب وہ بے نماز پر علانیہ ملامت کرتے ہیں۔ اور اسے نافرمان احکام خدائی قرار دیتے ہیں۔ تو خود کیوں اسکے عملی رنگ میں معترف نہ ہونگے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ

حضرت باباجی کے ان شبدوں میں نماز سے محض عبادت خدائے قدیر مراد ہے۔ اور تشبیہاً مراد ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کی مخصوصہ نماز؟ تو میں کہونگا کہ پہلے شبد میں جو لفظ اور ہندسہ پانچ کا لایا گیا ہے وہ خصوصیت سے اسلامی نماز کا اعلان کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے جو لوگ تارک الصلوٰۃ خمسہ ہیں۔ وہ اپنی ہستی کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ جب دوسروں کے واسطے حضرت باباجی علیہ الرحمۃ ایسی سخت وعید بیان کرتے ہیں۔ تو کیا یہ قیاس کیا جاسکتا ہے۔ کہ خود بھی اس وعید سے خوف کھا کر نماز گذار نہ ہوں گے یہ کہنا کہ حضرت باباجی کے یہ اقوال محض مسلمانوں کے خوش کرنے کے واسطے تھے۔ یا صرف انہی کی ترغیب متصور تھی۔ ان کے اپنے دل میں اس کی کوئی قدر اور حمیت تھی۔ یہ بابا صاحب ایسی واجب التعظیم ہستی پر ایک شرمناک بہتان ہے۔ لوگوں کو تو وہ کہتے ہیں۔ کہ جو نماز نہیں پڑھتا۔ وہ ایسا اور ویسا ہے۔ اور اسکی زندگی ایک خطرہ میں پڑ رہی ہے۔ اور خود دل میں اس سے منکر ہوں۔ اور اس کی کوئی قیمت نہ ڈالتے ہوں۔ ھٰذا بھتان عظیم۔

حضرت باباجی کو

بھلا ایسی ضرورت کیا تھی۔ کہ خواہ نخواہ نماز گزاری پر زور دیتے۔ اور ان لوگوں کو ملامت کرتے جو نماز گزار نہ تھے۔ اور ایسے لوگوں کو سخت سے سخت وعیدات کے مستوجب بناتے۔ ہم تو انکی ذات کی نسبت ایسا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے۔ بجائے اسکے کہ ہم اقوال فرید اور باباجی کی نسبت اس قسم کی کمزور تعبیرات کریں یہ کہنا زیادہ تر مناسب ہوگا۔ کہ یہ اقوال گرنتھ صاحب میں جعلی ہیں۔ اور انکی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ نہ بابا جی نے یہ سنے اور نہ کہے ہیں۔ اور نہ انکا ایسا عقیدہ تھا۔ اور نہ انہیں ان سے کوئی نسبت ہے۔ کیونکہ وہ ہندو مذہب رکھتے تھے۔ اور ہندو عقیدت کی حالت میں ان سے ایسے منافی اقوال کا سرزد ہونا ان کے ہندو عقیدہ کو مخدوش بنانا اور سکھ مت پر ایک بہتان ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ

ناظرین اور اقانیم سکھ مت ان دونوں قسم کے شبدوں اور اقوال گرنتھ صاحب پر ناقدانہ غور کریں اور سوچیں کہ آخر ان کا اصلی مفہوم کیا ہے۔ اور کہاں تک ان الفاظ کو معانی سے وابستگی ہے۔ اور حضرت فرید اور باباجی کا ان کے اطلاق سے اصل مدعا کیا تھا۔ آیا انکی کوئی حقیقت بھی ہے یا محض شاعرانہ رنگ ہی رکھتے ہیں۔ اگر ان کی کوئی حقیقت ہے تو وہی ہوگی جو ان الفاظ کے معانی لئے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تو سوائے اسکے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یا تو یہ شبد اور یہ الفاظ کوئی اصلیت نہیں رکھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یا ان کے معانی کی تنقید نہیں ہو سکتی۔

اگر یہ الفاظ سرمندہ معانی ہیں۔ تو اسکی حقیقت وہی ہو سکتی ہے۔ جو ان الفاظ میں ملفوف ہے۔ الفاظ اور الفاظ کے معانی میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ صاف طور پر دعوت دے رہے ہیں۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ جو کچھ حضرت فرید نے کہا ہے۔ وہ محض شاعرانہ رنگ ہے۔ اور اسکے مقابلہ میں جو کچھ حضرت باباجی کی زبان سے نکلا ہے۔ وہ بھی ایک عام مذاق رکھتا ہے تو پھر کسی بحث یا کسی مزید تنقید کی ضرورت نہ ہوگی۔

اگر ہم

فرید علیہ الرحمۃ کے اقوال کو محض شاعرانہ رنگ دیں گے۔ اور حضرت باباجی کے محولہ شبدوں کی حقیقت محض ایک افسانہ مانیں گے تو گرنتھ صاحب کی حقیقت کی نسبت ہمیں بہت کچھ مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اور اس اصول سے روگردان ہونا پڑے گا۔ جو سکھ مت ان کی صحت کے واسطے مدتوں سے تسلیم کر چکا ہے۔

ہماری رائے میں

حضرت باباجی کو اس صورت میں کہ جب ان کے دل و دماغ میں اسلام اور اسلام کی طرز عبادت نماز کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی۔ کیونکر لازم تھا۔ کہ وہ خواہ مخواہ ان لوگوں کو اور ان افراد پر لعنت کریں کہ جو نماز گذار نہیں ہیں۔ یا نہیں تھے۔ ان کا سکھ یا ہندو ہو کو کیا حق تھا۔ کہ وہ مسلمان بے نمازوں پر لعنت کریں۔ اور خواہ مخواہ ایک ذمہ واری اپنے اوپر لیں۔ اور انہیں کیا ضرورت تھی۔ کہ وہ بے نماز کے سوائے انسان کی زندگی کو لعنتی زندگی قرار دیں۔ یہ بات تو ان کے اخلاق سے بعید تھی ؛

شذرات

پروگرام بیس روز پیچھے

دوست پچھلے اخبار میں میری بیماری کا حال پڑھ چکے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے میرا پروگرام بیس دن پیچھے جا پڑا۔ اگر حالات بدستور رہتے۔ تو اس وقت کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ کا سولھواں پارہ چھپ رہا ہوتا۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالےٰ آئندہ مجھے صحت سے رکھے۔ تاکہ میں کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کو جلد سے جلد پبلک میں لاسکوں۔ پہلے ایڈیشن نے جو شاندار اور خوشگوار اثر گورمکھی دان پبلک پر ڈالا وہ کم از کم نور کے ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ میرا نہ صرف خیال بلکہ یقین ہے۔ کہ یہ دوسرا ایڈیشن انشاء اللہ پہلے سے بھی زیادہ کامیاب رہے گا۔

ہندو اور سکھ

اکالی آرگن "اجیت" اپنے ۱۰ر اکتوبر کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ "خالصہ پنتھ کی ترقی دیکھکر اور اسے اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھنا برداشت نہ کرتے ہوئے پنجاب کے چند ناعاقبت اندیش ہندو اخبار نویسوں کی چھاتیوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ وہ سکھوں کی طاقت کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ وہ تو سکھوں کو اپنا دبیل اور ٹول بنا کر استعمال کرنا اپنا حق خیال کرتے ہیں۔ وہ سکھ اتحاد کس طرح سے گوارا کر سکتے تھے اسلئے انہوں نے سکھوں میں انتشار پیدا کرنے کے منصوبے شروع کر دیئے۔" یہ ایسا کیوں ہوا۔ صرف اس لئے کہ سکھوں نے اپنا نفع نقصان دیر کے بعد سوچنا شروع کیا۔ اگر یہ حالات آج سے ستر۔ اسی سال پہلے پیدا ہو جاتے تو ہندو اسے بآسانی برداشت کر لیتے۔ اب بھی اگر سکھ صاحبان نے استقلال دکھایا اور اپنے پاؤں پر مضبوطی سے ڈٹے رہے تو ہندوؤں کی یہ مخالفت چند روز کے بعد خود بخود ختم ہو جائے گی۔

بابا نانکؒ کا مذہب (گورمکھی)

۸ر اکتوبر کے الفضل میں ایڈیٹر صاحب الفضل تحریر فرماتے ہیں کہ "جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ازراہِ کرم "باوا نانکؒ کا مذہب" نامی کتاب کے گورمکھی ایڈیشن کی ۱۰۱ کاپی کی خریداری منظور فرمائی ہے۔ یہ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی لکھی کتاب ہے۔ جس نے سکھوں کی ذہنیت پر غیر معمولی خوشگوار اثر ڈالا تھا۔ اور ملک کے بیس چوٹی کے اخبارات نے شاندار ریویو کئے تھے سردار صاحب اس کا پانچ ہزار گورمکھی ترجمہ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ جو مفت یا برائے نام قیمت پر شائع ہوگا۔ دوستوں کو بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔

سردار صاحب موصوف قریباً دو ہفتہ تک بعارضہ انفلوانزا بیمار رہے ہیں۔ ابھی تک کمزوری اور کھانسی کی تکلیف باقی ہے۔ دوست اُن کی صحت کے لئے دعا کریں تا قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کے کام میں ہرج نہ ہو۔"

میری حالت

الحمد للہ! اب میں خدا کے فضل اور دوستوں کی دعاؤں سے نسبتاً اچھا ہوں۔ مگر ابھی تک بیماری کے عواقب مثلاً کھانسی و کمزوری سے چھٹکارا نہیں ہوا۔ ہاں دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ اب کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ کے پروف باقاعدہ آنے شروع ہو گئے ہیں۔ جو روزانہ ہی دیکھنے کے بعد واپس بھیجنے پڑتے ہیں۔ اور غالباً جلد ہی باوا نانکؒ کے مذہب کے گورمکھی ایڈیشن کا بھی کام شروع ہو جائیگا۔ اسکے بعد میرے سامنے ایک اور وسیع تبلیغی پروگرام ہے۔

خدا ہی میرے ان نیک ارادوں کو پورا کرنے والا ہے۔

حضرت اورنگ زیبؒ اور شری گورو گورو گوبند سنگھ جی

۱۰ر اکتوبر کا شیر پنجاب لکھتا ہے۔ کہ "عجب بھائی دیا سنگھ صاحب جو گورو گوبند سنگھ جی کے قاصد تھے۔ کی زبانی جب اورنگ زیب (رحمۃ اللہ علیہ) کو حقیقت حال معلوم ہوئی۔ تو اورنگ زیب (رحمۃ اللہ علیہ) نے صاف الفاظ میں لکھدیا۔ کہ آپ جہاں چاہیں اور جس حال میں چاہیں رہیں۔ میری طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوگی۔ اگر میرے پاس تشریف لانا چاہیں تو آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا جائے گا۔ بادشاہ (اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ) نے اس مکتوب میں اپنے تمام عمال حکومت کے نام احکام جاری کئے۔ کہ جہاں گورو صاحب تشریف لیجائیں۔ کوئی مزاحم نہ ہو۔ بلکہ گورو صاحب کو ہر طرح کی سہولتیں مہیا کیجائیں۔"

بحیثیت مجموعی شاہانِ اسلام کا رویہ سکھ صاحبان کے متعلق بالعموم روادارانہ اور خوشگوار رہا ہے۔ ہاں اگر کسی غلط فہمی کی وجہ سے کبھی کسی عارضی شکر رنجی کی نوبت پیدا ہو گئی ہو۔ تو وہ دوسری بات ہے۔ اور ان غلط فہمیوں کے پیدا کرنے والا کون فریق تھا۔ اسے سکھ بھی بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور مسلمان بھی۔ زیادہ وضاحت درکار ہو تو دفتر نور کے شائع کردہ رسالے "سکھ اور مسلمان" اور "سکھ مسلم اتحاد" ملاحظہ فرمائیے۔ ہر دو رسالوں کی قیمت ایک روپیہ اور محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ اور ہندو

پچھلے دنوں ڈوڈھیال ضلع جہلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اکالی صاحبان کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جسکے صدر ماسٹر تارا سنگھ جی تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا "کہ میں ہندو اخبارات سے کہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے زیادہ مشتعل نہ کریں۔ اور میں ہندو لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ہوش سے کام لیں۔ سکھ ان کی دھمکیوں میں آنے سے رہے۔ اگر انہوں نے سکھوں کے خلاف غلط بیانی اور انہیں خوف زدہ کرنیکی مہم جاری رکھی۔ تو وہ سکھوں کی نسبت ہندوؤں کو زیادہ نقصان پہنچائیں گے۔"

سکھوں کا صرف یہی قصور ہے۔ کہ اب انہوں نے ہندوؤں کا آلہ کار بننے سے انکار کر دیا ہے اور اپنے نفع نقصان کو خود سوچنا شروع کر دیا ہے۔ یہ ہندوؤں کو بُرا معلوم ہو تو کیوں؟ ہر ایک قوم کو یہ حق ہے کہ وہ اپنا نفع نقصان سمجھے۔ اور اپنا راستہ خود بنائے۔

تمدنی خرابی

۱۴ اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ "ہمارے صوبہ کے بڑے گھرانوں کے لڑکے نیلام پر ہیں۔ اور چھوٹے گھرانوں میں لڑکیاں۔ آج بڑے کہلانے کے دعویدار جہیز مانگتے ہوئے تکلف سے کام نہیں لیتے۔ لڑکی کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ اور وہ ہزاروں روپیہ کے ساتھ ہی قبول کی جا سکتی ہے۔ یہ استری جاتی کے اتم سنمان پر بھاری چوٹ ہے۔ کاش کہ ہندو سماج جاگے۔"

مسلم دُنیا کافی حد تک اس وباء سے محفوظ ہے۔ یہ اس لئے۔ کہ اسلام ایک بہترین شریعت کا حامل ہے۔ اور وہ شریعت انسانی حقوق کی بہترین محافظ ہے۔ شریعت نے مردوں اور عورتوں کے حقوق قائم کر دیئے ہیں ایک شادی کرنے والے مرد کو اپنی ہونے والی بیوی کو میکے سے کچھ لانے کے لئے کہنا تو دُور کی بات ہے بلکہ شریعت اس مرد پر اسکی طاقت کے مطابق عورت کے لئے حق مہر مقرر کرتی ہے۔ جسکی ادائیگی خاوند پر فرض ہے۔ ہندو دُنیا میں عورتوں کے لئے یہ خرابی کیوں پیدا ہوئی۔ صرف اس لئے۔ کہ ہندو قانون سسرال میں عورت کو کوئی خاص پوزیشن نہیں دیتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک ہندو دُنیا میں کوئی با اختیار سلطانہ یا ملکہ نہیں گذری۔ برخلاف اس کے اسلام میں اسکی بکثرت نظیریں موجود ہیں۔

پاکستان اور ہندو

ہندو اسے بہت بُرا منا رہے ہیں۔ کہ مسلمان پاکستان کیوں مانگتے ہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ پاکستان کی تخلیق ہندو صاحبان کی نظر کرم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو کبھی بھی اپنا وطنی بھائی یا ساتھی نہیں سمجھا۔ مسلمان ہندو کے ہاتھ کا کھا سکتا ہے مگر ہندو نہیں۔ حتےٰ کہ ہندو ایک پیالے سے مسلمان کو اپنے برتن میں پانی پلانے کا بھی روادار نہیں۔ ممکن ہے۔ کہ ایک پلید جانور تو ایک ہندو کے چوکے میں جا سکے مگر مسلمان نہیں۔ حالانکہ مسلمان شاندار ماضی کے مالک اور شاندار تمدن کے حامل ہیں۔ اور باوجود اس گئے گذرے زمانے کے پھر بھی ان کا مستقبل روشن ہے۔ پھر یہ ہیٹھے بنکر رہیں تو کیوں؟ اگر ہندو صاحبان مسلمانوں کو اپنا وطنی بھائی سمجھیں اور ان سے یہ بیجا نفرت ترک کر دیں۔ تو آج ہی مستقبل کے مشکلات دُور ہو سکتے ہیں۔

نور کے وی۔پی

جن دوستوں کا چندہ قریباً مارچ سے ختم ہے۔ اور کئی بار کی یاد دہانیوں کے باوجود بھی انہوں نے اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ اب ان کے نام وی۔پی جا رہے ہیں۔ کاغذ شدید گراں۔ جس سے بڑے بڑے سرمایہ دار اخبار بھی گھبرا اٹھے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں نہ صرف یہی کہ دوست اپنے وی۔پی ہی وصول فرمائیں۔ بلکہ نور کی توسیع اشاعت میں بھی مربیانہ سعی سے کام لیں۔ کیونکہ نور کی جتنی زیادہ اشاعت ہوگی۔ غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے لئے اتنی ہی آسانیاں ہوں گی۔

مسلمانو! ہوش کرو

ہندو اخبار شیعہ صاحبان کو اُکسا رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے پاکستان کے مطالبہ میں حصہ نہ لیں۔ شیعہ صاحبان کو ہندو پریس کے اس جھانسے میں نہیں آنا چاہیئے۔ سناتنیوں۔ برہموؤں اور آریہ سماجیوں اور ویوسماجیوں غیرہ کے عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر ایک فرقہ توحید کا حامل ہے۔ تو دوسرا بت پرستی کا۔ اگر ایک ویدوں کو مانتا ہے۔ تو دوسرا ان کا منکر۔ اگر ایک خدا کو مانتا ہے۔ تو دوسرا خدا کے وجود سے انکاری مگر باوجود اسکے یہ لوگ مشترکہ اغراض خصوصاً مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہیں۔ برخلاف اسکے مسلمانوں کے سب فرقوں کا قبلہ ایک۔ شریعت ایک۔ کعبہ ایک۔ کتاب ایک۔ رسول ایک۔ اگر پھر بھی مشترکہ اغراض میں اختلاف ہو۔ پھر ہم سے بڑھکر بدقسمت کون۔ خدا مسلمانوں کو سمجھ دے۔

یہ ذہنیت

سردار آتما سنگھ نام دھاری رئیس راولپنڈی کو نہ صرف خدا نے مال ہی دیا ہے۔ بلکہ دل بھی اور دل بھی ایسا صاف جو ہندو مسلم اتحاد کا دل و جان سے حامی ہے۔ ابھی حال ہی میں آپنے اتحاد کی خاطر اغراض کے لئے پچاس ہزار روپیہ کا اعلان کیا۔ کہ اس سے مسجد۔ دھرم سالہ۔ مندر اور گرجا قریب قریب بنائے جائیں۔ تاکہ یہ مختلف لوگ ایک دوسرے کے قریب رہتے ہوئے ایک دوسرے کو زیادہ بہتر سمجھ سکیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سردار صاحب موصوف کی قربانی کسقدر قابل قدر اور ان کے خیالات کس قدر اونچے اور شستہ ہیں۔ مگر ہندو پریس کو سردار صاحب کے یہ نیک ارادے ایک آنکھ نہیں بھائے۔ چنانچہ ۱۰ اکتوبر کے پرتاپ میں اس کے متعلق پرتاپ کے مالک مہاشہ کرشن نے بہت ہی جلا ہوا نوٹ لکھا ہے۔ جب تک ایسی ذہنیت کے لوگ موجود ہیں۔ کیا ہندو مسلم اتحاد کی بیل منڈھے چڑھ سکتی ہے؟ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ ہندوستان کا شاندار مستقبل صرف ہندو مسلم اتحاد کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

فرق عظیم

ماہ اکتوبر کا مسیحی رسالہ "المائدہ" لکھتا ہے۔ "کہ کسی مسیحی ادارہ کے ایک ذمہ دار صاحب کو بُتوں سے اس قدر لگاؤ ہے۔ کہ ادارہ میں ہنود کے کئی مقدس تیرتھوں کی تصاویر بہت نمایاں جگہ پر آویزاں کر دیں۔

جب دیسیوں اور پردیسیوں نے بُرا منایا۔ تو آپ نے انہیں وہاں سے ہٹا دیا۔ اور ہم نے سمجھا کہ اچھا ہوا۔ مگر بُت نوازی ایک ایسا فسانہ ہے۔ جو ایک بار لگ جائے تو عمر بھر نہیں چھوٹتا۔ چنانچہ ایک عرصہ سے سُنتے ہیں۔ کہ آپ کے گھر میں ہندوانہ طرز کے بُت موجود ہیں۔ اب تین اعلیٰ پایہ کے معتبر مسیحیوں نے شکایت کی ہے۔ کہ آنجناب کے گھر میں ایک دو نہیں اکٹھے سترہ بُت موجود ہیں"

کوئی ہندو نو مسلم اپنے گھر میں کبھی بھی بُت نہیں رکھیگا بلکہ اسے دوسرے کے گھر میں بھی یہ بُت رکھے ہوئے بُرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوں گے۔ یہ کیوں؟ اس لئے۔ کہ اسلام کا ہاضمہ اور جاذبیت اس قدر زبردست ہے۔ کہ ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شد کی حقیقی شان آپکو اسلام میں ہی ملکتی ہے۔

یارانِ تیز گام

۱۷ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ "آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور نے اگست و ستمبر ۱۹۴۳ء میں ۶۷۵ غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں شامل کیا۔"

غیر ہندوؤں سے مراد اچھوت تو ہو نہیں سکتے کیونکہ اچھوتوں کو آریہ ہندو کہتے ہیں۔ (گو انہیں تمدنی حقوق کچھ نہیں دیتے) ان غیر ہندوؤں سے مراد یا تو مسلمان ہو سکتے ہیں یا عیسائی۔ ان ۶۷۵ میں عیسائیوں کا احتمال بہت کم ہے۔ کیونکہ عیسائیوں میں ایک تنظیم ہے۔ اور پھر عیسائی مشن کی نہ صرف یہ خواہش ہوتی ہے۔ بلکہ ان کا یہ پروگرام ہے نو واردوں کو اوپر اٹھایا جائے۔ اور اُن کی تمدنی حالت کو سدھارا جائے۔ ان ۶۷۵ میں سے یا تو سب ورنہ اکثریت مسلمانوں کی ہی ہو سکتی ہے۔ کیا یہ مسلمانوں کے لئے سوچنے یا رونے کا مقام نہیں ہے؟ کیا اگست یا ستمبر میں کسی اسلامیہ انجمن نے اس سے ½ کو بھی مسلمان بنایا۔ ½ تو الگ رہا۔ مجھے تو ۱/۸ پر بھی شبہ ہے۔ اور پھر یہ آریوں کے ایک مشن کی کارگذاری ہے۔

آریوں کی جانب سے ایسے کئی مشن ہندوستان کے مختلف شہروں میں قائم ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اُن کی کارگذاری کیا ہو گی۔ اگر دوسرے مشنوں کے اتنے ہی اور سمجھ لو۔ تو یہ نوبت تقریباً ڈیڑھ ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ ہندوؤں کی تعداد پہلے ہی ہندوستان میں بہت زیادہ ہے۔ پھر وہ اس پر ہی مطمئن نہیں ہیں۔ ان کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان کے سب مسلمانوں کو ہم آریہ بنالیں۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کی تعداد ہندوستان میں پہلے ہی بہت کم ہے۔ مگر پھر بھی یہ عاقبت سے لاپرواہ ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ بخوبی جاننا چاہئے۔ کہ آنے والے ہندوستان میں سرداری اسی کی ہو گی جس کی تعداد زیادہ ہو گی۔ اسلام کے اصول بہت اعلیٰ۔ بہترین اخوت۔ بہترین مساوات بہترین تمدن۔ بہترین روحانیت۔ بہترین مذہب مگر اس کے بالمقابل ہندو مذہب میں اس کے لگے کی کوئی بھی چیز نہیں۔ پھر یہ کیا وجہ، کہ آریہ ظاہر کامیاب ہیں اور مسلمان ناکام؟ اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں یہ کہونگا انتشار اور باہمی حد سے بڑھی ہوئی مخالفت ؎

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حالانکہ مسلمانوں کا کلمہ ایک۔ کعبہ ایک۔ رسول ایک شریعت ایک۔ کتاب ایک۔ برخلاف اس کے سناتنیوں۔ برہموں آریوں و دیو سماجیوں وغیرہ کے عقائد میں زمین آسمان کا فرق۔ مگر وہ مشترکہ اغراض میں ایک خدا مسلمانوں کو سمجھ دے۔ تاکہ یہ اپنا نفع نقصان سوچ سکیں۔

کارِ خیر کا بہترین موقعہ

کئی سکھوں اور سناتنیوں اور ہندوؤں کی درخواستیں

کلام مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی و ہندی سیرت کے لئے آئی پڑی ہیں میرے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے میں ان دوستوں کی اس نیک خواہش کو پورا کر سکوں۔ صاحب توفیق دوستوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں ضرور حصہ لیں۔ گو ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فی زمانہ غیر مسلموں کو کلام مجید کی مقدس تعلیم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے آگاہ کرنا یقیناً یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ یہ ہم مسلمانوں سے بڑی کوتاہی ہوئی۔ کہ ہم اپنے ہمسایہ غیر مسلموں کو کلام مجید کی تعلیم اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے آگاہ نہ کر سکے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجود صدیوں تک وہ ہمارے ہمسایہ رہنے کے وہ ہم سے بیگانے کے بیگانے ہی رہے۔ جن غیر مسلموں کے ہاتھوں میں یہ مذکورۃ الصدر بہترین تبلیغی لٹریچر پہنچا۔ انہوں نے اس کے مطالعہ کے بعد اعلانیہ اور فخریہ یہ کہا۔ کہ اس بے نظیر تعلیم سے آگاہ ہو کر ہم مسلمانوں سے دوستی پیدا کرنا موجب فخر سمجھتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس مفید لٹریچر کا وسیع پیمانہ پر غیر مسلم احباب کے ہاتھوں میں جانا کتنا ضروری ہے۔

سکھ اور ہندو

۲۱ر اکتوبر کا پرتاپ لاہور لکھتا ہے۔ کہ لائلپور میں سکھوں کیطرف سے ۲۶ر ستمبر کو گورمکھی اکھشروں میں ایک اشتہار تقسیم کیا گیا۔ جس میں ہندوؤں کو ان الفاظ سے یاد کیا گیا:۔

"اسیں اک وار نہیں ہزار وار اعلان کر چکے ہاں۔ کہ اسیں ہندو اکھوانا اپنی ہتک تے گال سمجھدے ہاں۔ شیرا اپنے آپ نوں کویں بھیڈا اکھواوے۔ ایہہ کدا چت نہیں ہو سکدا کیونکہ گورو گوبند سنگھ جی دا خالصہ اپنے آپ نوں بنیا اکھوانا اپنی توہین سمجھدا اے۔"

"جے اسیں سکھاں دے فائدے تے سکھی اصولاں دی روشنی وچ دیکھنا شروع کراں گے۔ تاں گوسوامی گنیشدت۔ مہاشہ کرشن تے ناز ورگے گیانی کرتار سنگھ تے ماسٹر تارا سنگھ دے چرناں دی دھوڑ معلوم ہون گے۔ ساڈا پالٹیکس ایہہ ہونا چاہیدا ہے۔ کہ وڈے توں وڈے دھوتی پوش دے نالوں اک سادھارن سکھ زیادہ چنگا ہے۔ سکھو! اپنی منزل ول ودھ دے جاؤ۔ اوہ دن آویگا۔ جدکہ نازتے گوسوامی گنیشدت ورگے ہندو خالصہ جی نوں دن وچ دو واریں سلام کرن گے۔"

قدیم مرہٹی مخطوطات میں اُردو

پروفیسر سی۔ این جوشی کو عثمانیہ یونیورسٹی (حیدرآباد) نے ریاست کے مرہٹواڑی منطقوں میں قدیم مرہٹی اور سنسکرت مخطوطات کی تلاش میں بھیجا وہ بہت سے بیش بہا مرہٹی اور سنسکرت کتابیں وغیرہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ بانوے قلمی کتابیں ان کے ہاتھ آئیں۔ جو انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی کی نذر کر دیں۔ ان میں چوبیس مرہٹی کی، سترہ سنسکرت کی کتابیں ہیں اور ایک ہندی۔ رپورٹ ہے۔ مرہٹی کی کتابیں خاص اہمیت کی ہیں۔ ان میں ممتاز ایک ضخیم کتاب ہے۔ جس کا نام کرشن لیلامرت گنٹھ ہے۔ یہ کتاب پربھنی کے قریب موضع سان پری میں کوڑے کے ایک ڈھیر میں سے ملی۔ اسکے مصنف کا نام سدھ ہے۔ جو ایک ناتھ کے نامی پنتھ کا تھا۔ کتاب سویا راجی مالو کے ہاتھ کی۔ اور ۱۷۴۵ء کی مورخہ ہے۔ اس میں اڑتیس ہزار بیتیں ہیں۔ اور یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ سری کرشن چرتر کے واقعات اور بھگتی اس کا موضوع ہے۔ زبان سہل اور سلیس ہے۔ ساری کتاب میں اُردو کا اثر غالب ہے۔ اردو لفظ اور محاورے کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ یہ کتاب مرہٹی ادب میں قابل قدر اضافہ ہے۔ مرہٹی زبان میں اور خاصکر مملکتہ نظام کے مرہٹواڑی علاقے کی زبان میں اُردو الفاظ اور اردو کا اثر پایا جانا تعجب کی بات نہیں۔ لوگ بھول جاتے ہیں کہ مرہٹہ حکومت کے مرکزی دفتر کا اہم حصہ فارسی زبان استعمال کیا کرتا تھا۔ مرہٹہ سٹیج پر اُردو زبان اور غزل کا غالب اثر امر واقعہ ہے۔ اب بھی

(باقی آئندہ کے لنگو فرنکا اور فرنکا کو دیکھ کر کیا کچھ نہیں کہا جائے گا۔ (ناخود کانفرنس گزٹ علی گڑھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۹۳۵ - منکہ احمد حسین ولد منشی محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والدین خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ تخمیناً -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں مگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیدوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد۔ احمد حسین کاتب اخبار الفضل قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک۔ گواہ شد۔ عبدالمجید مینجر اخبار الفضل قادیان

نمبر ۶۷۱۹ :- منکہ عبدالکریم خان ولد حکیم عبدالعزیز صاحب۔ قوم بھٹی راجپوت۔ پیشہ ملازمت۔ پیدائشی احمدی ساکن فیروزپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ اپنی ماہوار آمد تنخواہ پر ہے۔ جو فی الحال پچھتر روپے ماہوار مع الاؤنس ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔ اور میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ العبد۔ عبدالکریم خان۔ گواہ شد۔ عبیداللہ ہیڈ کلرک دفتر پوسٹماسٹر جنرل لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالحمید پریذیڈنٹ حلقہ سول لائن جماعت احمدیہ لاہور۔

نمبر ۶۹۲۱ :- منکہ رحیم بخش ولد عالم دین قوم جٹ تہیم۔ پیشہ طالب علم دیہاتی مبلغین کلاس۔ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱/۲۲ ساکن سندر گڑھ ڈاکخانہ میرووال ضلع امرت سر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ میری زمین مشترکہ ہے جس کا مجھے کوئی صحیح علم تو نہیں ہے مگر تقریباً پانچ گھماؤں ہے۔ جو بر درآمد ہے برلب دریائے راوی جس کی قیمت تقریباً مبلغ نوسو روپیہ ہے اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ -/۲۴ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد رحیم بخش موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ مہدی شاہ موصی نمبر ۲۵۷۹۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی وموصی۔

نمبر ۶۸۴۰ :- منکہ ایم فضلکریم ولد محکم الدین۔ قوم مغل۔ پیشہ ٹھیکیداری۔ عمر ۴۴ سال۔ تاریخ بیعت ماہ اپریل ۳۳ء۔ ساکن اکھنور ضلع جموں۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۳ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں تین دکانات واقعہ اڈہ لاری اکھنور قیمت مبلغ نو صد روپیہ۔ اور ایک مکان رہائشی واقعہ آبادی اکھنور دو منزلہ عمارت پختہ وخام قیمت مبلغ بارہ صد روپیہ۔ کل قیمت جائیداد غیر منقولہ مبلغ اکتیس سو روپیہ میں سے آٹھ صد روپیہ قرضہ منہا کر کے باقی رقم جائیداد مبلغ تیرہ صد روپیہ پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں۔ جو بھی اللہ تعالیٰ آمدنی پیدا کرے گا۔ اس آمدنی پر بھی انشاء اللہ ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرونگا۔ کمی بیشی آمدنی پر مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور قیمت جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا۔ تو وہ رقم میری واجب الادا رقم میں سے منہا کی جائے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ ایم فضل کریم۔ گواہ شد۔ محمد الدین احمدی برادر موصی۔ گواہ شد۔ لفٹنٹ مرزا محمد شفیع احمدی۔

نمبر ۶۹۲۰ :- منکہ عطاء اللہ ولد نبی بخش قوم جٹ چیمہ۔ پیشہ تبلیغ واقف زندگی۔ عمر چالیس سال تاریخ بیعت جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء ساکن چک ۳۵/ج سرگودھا۔ ڈاکخانہ چک ۳۴/ج ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴۳ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے چک ۳۵/ج میں دو مربع جات اراضی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر ہی نہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ تحریک جدید کی طرف سے ۲۴ روپے بطور انعام ماہوار ملتے ہیں۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ موصی عطاء اللہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ حکیم احمد الدین محلہ دارالسعۃ۔ گواہ شد علی محمد صحابی وموصی۔

نمبر ۶۹۱۸ :- منکہ مرزا ارشد بیگ ولد مرزا محمد امین بیگ قوم مغل پیشہ ٹھیکیداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن پٹی تحصیل قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں ٹھیکیداری کا کام کرتا ہوں۔ ماہوار آمد مبلغ -/۱۵۰ روپے تقریباً ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جائیداد مکان۔ اراضی مزروعہ میرے والد کے قبضہ میں ہے۔ ہم دو بھائی ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ مرزا ارشد بیگ بقلم خود۔ گواہ شد۔ احمد الدین محرر چونگی قصور۔ گواہ شد۔ محمد حیات ساکن پٹی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور ایند طسنز کی نیز بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ!

خصوصیت: صرف اسی کارخانہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا مینجر طبیہ کالج علیگڈھ کی اعلیٰ ڈگری (ڈی آئی ایم ایس) یافتہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کارخانہ کی ہر ایک دوا بفضلِ ایزدی تیر بہدف ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراضِ چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعفِ بصر، کمزوری، جلن، بھولا، جالا، خارشِ چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑ بال، ناخونہ، گوہانجی، رتوندا، شبکوری، ابتدائی موتیا بند وغیرہ وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراضِ چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکا موتی سرمہ استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے بیحد طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھکر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں کیونکہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور نامور۔ کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

بیحد مفید ایک درجن شیشیاں اور بھیجئے!

جناب پی، وی پٹیل صاحب بینور پوسٹ انواتی سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے آپکی مرسلہ اکسیر البدن نامی دوا کا استعمال کیا اور اسے بیحد مفید پایا اور اسکے استعمال سے مجھے غیر معمولی سرور، خوشی اور طاقت حاصل ہوئی۔ براہ کرم بواپسی ڈاک ایک درجن اکسیر البدن کی شیشیاں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

اکسیر اکبر جس کا اثر مستقل ہے

اکسیر البدن کے علاوہ ہمیں حسب ذیل اجزاء ملتے ہیں۔ سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یوہمبین وغیرہ اسکے فوائد کے کیا کہنے۔ یہ طاقت کی ایک ہی لاثانی دوا ہے اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعضاء۔ ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بیچینی، سستی۔ اوداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالےٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایکماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۸ سالہ نوجوان بن گیا!

جناب ڈاکٹر بشیر محمد خانصاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھاٹ ضلع کھاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض جسکی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جسکو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی تو اس کے استعمال سے حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ ایک شیشی اور بھیجئے"۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایکمرتبہ ضرور تجربہ کیجئے۔

تریاقِ اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی ایک شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اسکے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد، غرضیکہ جملہ جسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی تین روپے (۳) محصولڈاک علاوہ۔

تریاقِ اعظم سے جان بلب مریض کو شفا ہوگئی!

مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایم۔ ایم۔ ایز ورکس آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اسکی جس قدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جان بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوگئی اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آٹے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپنے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوقِ خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریے کا موقعہ دیں"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کیسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔

قیمت تین روپے محصولڈاک علاوہ

تین شیشی اور بھیجئے!

جناب بابو سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھالو نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے پہلے بھی اکسیر اکبر نامی دوائی آپ سے منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ انکو دیکھکر اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہٰذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر بذریعہ وی پی بھیجکر شکریے کا موقعہ دیجئے۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے اسلئے اس کا نام اکسیر بچگان رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضلِ خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال پیچش وغیرہ میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر ذیابیطس

ذیابیطس ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ یہ اندر ہی اندر انسان کو اتنا کھوکھلا بنا دیتی ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں انسان زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ لگاتار سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسا نسخہ ہاتھ آگیا ہے جو حقیقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنوں میں اس مرض کیلئے اکسیر اور تیر بہدف ہے۔ اس کے اجزا نایاب اور بہت قیمتی ہیں۔ اسکے پورے کورس کی اصل قیمت تو بیس روپے ہے۔ مگر محض اپنی دوا کی شہرت کیلئے تھوڑے عرصہ کیواسطے اسکی قیمت دس روپے مقرر کی گئی ہے۔ اسکے استعمال کرنیسے پہلے آپ اپنے پیشاب کو ٹیسٹ کرائیں اور پھر اس دوا کے ختم کرنیکے بعد اگر پیشاب میں شوگر رہ جائے۔ تو حلفیہ شہادت پر بغیر کسی قسم کی حیل وحجت کے قیمت واپس کر دیجائے گی۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا اور فولاد کی طرح مضبوط بناتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت جو مدت تک کافی ہے۔ ایکروپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے مفرح دل ومقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرتِ کار کیوجہ سے جنکے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا۔ آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بیچینی۔ گھبراہٹ سستی اور دوائی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ اُن کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمتِ غیر مترقبہ ہے اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاءاللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپکو بے نیاز کر دے گا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے۔ قیمت صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اُپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دے۔ کمزور دماغی کام کرنیوالوں کے لئے بےنظیر چیز ہے قیمت فی شیشی دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپکا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایکدن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضاء اسقدر خراب ہوجاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایکروز بھی کھاکر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے۔ یہ قبض کشا گولیاں کیا ہیں؟ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں انکا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے قیمت ایکسو گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے خرچ کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑجائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ یہ گولیاں انشاءاللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادینگی۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

سندیافتہ ڈاکٹر کی رائے کہ یہ گولیاں تیر بہدف ہیں۔

جناب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب انچارج ہسپتال منجان سے تحریر فرماتے ہیں کہ تین سو گولی کا پہلے آرڈر دے چکا ہوں۔ پانچسو گولی کا اور آرڈر دیتا ہوں فوراً روانہ کیجئے۔ واقعی یہ گولیاں افیون چھڑانے کیلئے تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں اور ان کے ذریعہ افیون بآسانی چھوٹ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس ایجاد کے لئے جزائے خیر دے۔"

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے۔ کہ اسکی وجہ سے نہ اُٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے حتیٰ کہ مریض کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا اگر دمہ کے بیمار کو زندہ درگور کہا جائے تو صحیح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت صرف تین روپے محصولڈاک علاوہ۔

خدا کے فضل سے سب کو آرام آگیا

جناب سید حسین صاحب بانگا ضلع بھاگلپور سے لکھتے ہیں کہ:۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک اشخاص نے اسجگہ دمہ وغیرہ کی دوائیں منگوائیں خدا کے فضل سے سب کو آرام آگیا۔ آپ کی ادویہ واقعی بے نظیر ہیں۔ سب استعمال کرنیوالے بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہٰذا اب آپ علاوہ اکسیر دمہ کے حسب ذیل ادویہ بھی بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔"

اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھکر اور کوئی خطرناک روگ نہیں یہ اندر ہی اندر گھن کیطرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے سر میں درد طبیعت سرد۔ چہرہ زرد ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اُکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے ہمنے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اسکی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اسکی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

بیس سالہ احتلام اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خانصاحب مگھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے اکسیر جریان منگوائی تھی اس سے بیحد فائدہ ہوا اور بیس سال کے امراض احتلام۔ جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کے لئے آپکو جزائے خیر دے۔"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اسوقت مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسے موذی روگ میں جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے مبتلا ہوجاتا ہے ہمنے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جسکی خوشبو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے جسطرح لاحول سے شیطان۔ اسکے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے۔ دو اونس کی شیشی جو خاص مدت کیلئے کافی ہے قیمت ایکروپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سب سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی دس آنے محصولڈاک علاوہ۔

تمام ادویات ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

زیر اہتمام شیخ غلام حیدر پبلشر و ایڈیٹر و مالک نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا۔